مدیر کے نام

احمد علی محمودی، حاصل پور

کتاب 'مفاہمت' کا موضوع (مارچ-اپریل ۲۰۰۹ء) بظاہر مغرب اور مسلم دنیا کے درمیان مفاہمت کا پُل باندھنا ہے مگر تحریر کا انداز متعصبانہ، جارحانہ اور تنگ نظرانہ ہے۔ کتاب میں بغیر کسی حوالے کے قائدین تحریکاتِ اسلامی کے خلاف جس انداز سے کیچڑ اُچھالا گیا ہے یہ تاریخ سے انتہائی زیادتی ہے۔ فاضل تجزیہ نگار نے مدلل انداز میں جس طرح سے تحریکِ اسلامی کی وکالت کی، یہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی اور ریکارڈ کی درستی کا تقاضا بھی۔

محترمہ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد جس جلد بازی سے کتاب کا دیباچہ اور اختتامیہ قلم بند کیا گیا ہے، اس سے بھی شکوک و شبہات کو تقویت ملتی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ جو حقیقت محترمہ کے وصیت نامے کی ہے وہی حقیقت غالباً اس تصنیف کی بھی ہے۔

محمد شکیل 'ٹوبہ ٹیک سنگھ

'مفاہمت کے نام پر' تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کا بروقت اور برمحل محاکمہ ہے۔ پی آئی اے کے جہاز کو اغوا کرنے کے بعد کابل ایئرپورٹ پر میجر طارق رحیم کو محض فوجی ہونے کی بنا پر 'الذوالفقار' نے قتل کر دیا، اس کا ذکر کرنا مبصر صاحب غالباً بھول گئے۔ پروفائل آف انٹیلی جنس کے مصنف بعد میں بریگیڈیئر کے عہدے پر فائز رہے اور بھٹو صاحب کے حامی اور ہم مسلک بھی ہیں، ان کے بیان کے مطابق ۱۹۷۷ء میں تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ کے دوران لاہور اور گوجرانوالہ میں صرف ایک دن میں ۳۵ افراد پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے جس کے بعد ان شہروں میں مارشل لا لگانا پڑا۔ بھٹو کھر کش مکش کے زمانے میں لاہور کے حلقہ ۶ کا الیکشن بھی لوگوں کو نہیں بھولا جس میں درجن بھر لوگ قتل ہوئے۔

اسد احمد، کراچی

'مفاہمت کے نام پر' (مارچ، اپریل ۲۰۰۹ء) ایک عمدہ پیش کش ہے بالخصوص دورِ حاضر میں، جب کہ دانش وری کے نام پر حقائق کو توڑ مروڑ کے پیش کرنے میں کوئی بھی شخصیت خواہ اس کا قد کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو کوئی عار نہیں سمجھتی۔ محض عارضی سیاسی فوائد کے لیے یا کسی شخصیت کے قد اور اس کے معاشرتی اثرات سے